سوال

(170)نکاح میں کلمے ضروری ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حافظ داوٗد چیپل اسٹریٹ آکسفورڈ سے پوچھتے ہیں۔

(الف)ایک مولوی صاحب نکاح پڑھاتے ہیں توکلمے نہیں پڑھاتے۔کیاکلمے پڑھائے بغیر نکاح ہوجائے گا اور مولوی صاحب صرف لڑکے کا نکاح پڑھاتے ہیں ’لڑکی یعنی دلہن کو کچھ نہیں پڑھاتے فقط وکیل سے کہتے ہیں تم دلہن سے اجازت لے آوٗ تو وکیل اور دو گواہ دلہن سے اجازت لے آتے ہیں۔کیا یہ جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(الف)جہاں تک نکاح میں کلمے پڑھانے کا تعلق ہے تو احادیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ رسول اکرمﷺنے نکاح کے موقع پر دولہا یا دلہن کو کلمے پڑھائے ہوں یا ان سے کلمے سنے ہوں نہ ہی چاروں اماموں اور محدثین سے ایسی کوئی بات منقول ہے۔یہ محض ایک رسم ہے جو بعض علاقوں میں رائج ہے اور یوں بھی اس وقت ایک دوبار کلمہ پڑھا دینا اس کا کوئی مقصد معلوم نہیں ہوتا۔جس نے جوانی تک کلمہ یاد نہیں کیا وہ نکاح کے موقع پر مولوی صاحب کے ایک دو بار پڑھانے سے کیسے یاد کرلے گا۔باقی رہی وکیل کی بات تو اگر لڑکی دو گواہوں کے سامنے اپنے ولی یا وکیل کو نکاح کی اجازت دے دیتی ہے تو وکیل س کی طرف سے ایجاب قبول کرسکتا ہے۔مسلم شریف کی ایک روایت ہے۔رسول اللہﷺنے فرمایا:

’’الثیب احق بنفسھا من ولیھا والبکر یستاذنھا ابوھا فی نفسھا واذنھا صمتھا‘‘(مسلم مترجم ج۳ کتاب النکاح باب استئذان الثیب فی النکاح ص ۲۸

’’بیوہ ولی کے مقابلے میں اپنے نفس کی زیادہ مالک ہے اور کنواری سے اس کا والد اجازت حاصل کرے اور اس کی خاموشی اجازت سمجھی جائے گی۔‘‘

اس اجازت کے بعد والد یا ولی اس کی طرف سے ایجاب وقبول کرسکتا ہے لیکن اگر لڑکی سے دو گواہوں کے سامنے براہ راست ایجاب وقبول کرالیا جائے تو یہ بھی جائز ہے بلکہ بعض حالات میں یہ زیادہ بہتر اور مناسب ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ص370

محدث فتویٰ